

## متوازی انتباہات - نمبر چار

ایمان کی بنیادیں اور فراموشی کا خطرہ: نبوت اور تاریخ سے اسباق

Jeff Pippenger

2023-08-08

وہ کس کو علم سکھائے گا؟ اور کس کو تعلیم سمجھائے گا؟ انہیں جو دودھ سے چھڑائے گئے اور چھاتیوں سے بٹائے گئے ہیں۔

کیونکہ لازم ہے کہ حکم پر حکم، حکم پر حکم؛ سطر پر سطر، سطر پر سطر؛ یہاں تھوڑا، اور وہاں تھوڑا:

کیونکہ وہ لکنت کی زبان اور ایک دوسری زبان میں اس قوم سے بات کرے گا۔ جن سے اس نے کہا: یہ وہ آرام ہے جس کے ذریعے تم تھکے ہوئے کو آرام دے سکتے ہو؛ اور یہی تازگی ہے؛ مگر انہوں نے سننا نہ چاہا۔

لیکن خداوند کا کلام اُن کے لیے حکم پر حکم، حکم پر حکم؛ سطر پر سطر، سطر پر سطر؛ ذرا یہاں، ذرا وہاں تھا؛ تاکہ وہ جائیں اور پیچھے کی طرف گر پڑیں، اور ٹوٹ جائیں، اور پھنسیں، اور پکڑے جائیں۔ اشعیا 13-28:9.

اشعیا کی یہ آیات حقوق کی تختیوں میں بارہا زیر بحث آچکی ہیں۔ یہاں مجھے صرف ان سابقہ آیات کے ایک دو نکات کا ہلکا سا تذکرہ کرنا ہے تاکہ موجودہ بحث میں اضافہ ہو۔ یہ عبارت ایک ایسی قوم کو دکھاتی ہے جو ایک آزمائش میں ناکام ہو جاتی ہے کیونکہ وہ 'جاتے ہیں، اور پیچھے گر پڑتے ہیں، اور ٹوٹ جاتے ہیں، اور پھنس جاتے ہیں، اور پکڑے جاتے ہیں'۔ وہ ایک ایسی قوم تھی جو اس آزمائش میں ناکام ہوئی جو اس بات سے متعلق تھی کہ خدا کنہیں 'سکھانا' چاہتا تھا تاکہ وہ 'سمجھیں' 'علم' یا 'تعلیم'۔ یہ ایک ایسی آزمائش تھی جو علم میں اضافہ کو سمجھنے پر مبنی تھی، لہذا یہی وہ آزمائش تھی جس نے دانی ایل باب بارہ میں دانا اور شریر کو جدا کیا، کیونکہ تمام انبیا متفق ہیں اور دنیا کے انجام کی نشاندہی کرتے ہیں۔ دانی ایل باب بارہ میں 'دانا' سمجھتے ہیں، لیکن 'شریر' علم میں اضافہ کو نہیں سمجھتے۔

اشعیا کی عبارت میں مذکور لوگ "خداوند کے کلام" سے آزمائے گئے جسے "وہ سننا نہیں چاہتے تھے"۔ اور وہ مخصوص "خداوند کا کلام" جیسے انہوں نے رد کر دیا، اور جو انہیں "علم" میں "اضافہ" کو "سمجھنے" کے قابل بنا دیتا، وہ بائبل کا وہ اصول تھا جو متعین کرتا ہے کہ نبوتی تاریخوں کو درست طور پر کس طرح ہم آہنگ کیا جائے۔ اشعیا کی عبارت میں جو گر پڑتے ہیں، انہوں نے اس اصول کو رد کیا جو یہ بتاتا ہے کہ کسی نبوتی تاریخ کو سمجھنے کے لیے تمہیں اس سطر کو "یہاں تھوڑا، اور وہاں تھوڑا" تلاش کرنا چاہیے۔ خداوند کا وہ کلام جس نے ایک آزمائش پیدا کی، اور جسے انہوں نے رد کیا، یہ طریقہ تھا کہ یہاں وہاں سے نبوتی خطوط منتخب کیے جائیں، اور پھر نبوتی تاریخ کے ان منتخب خطوط میں سے ایک خط کو اُن دوسرے نبوتی تاریخی خطوط کے متوازی رکھا جائے جو اسی موضوع پر کلام کرتے ہیں۔ اس انداز سے سطر پر سطر رکھنے کی کوشش کی کامیابی نبوت کی تعبیر کے مستند اصولوں کے اطلاق پر منحصر ہے۔ وہ اصول، جو "احکام" بھی ہیں، انہیں بھی یکجا کرنا ہے، اور وہ بائبل کے اندر یہاں وہاں ملتے ہیں۔ اشعیا کی کنواریاں جو آزمائش میں ناکام ہوتی ہیں، اس لیے ناکام ہوتی ہیں کہ وہ اس بنیادی بات کو بھول جاتی ہیں جسے انہیں نہیں بھولنا چاہیے تھا، اور وہ یہ کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔

"آئندہ کے لیے ہمیں کسی بات کا خوف نہیں، سوائے اس کے کہ ہم بھول جائیں کہ خداوند نے ہماری کس طرح رہنمائی کی ہے، اور ہماری گزشتہ تاریخ میں اُس کی تعلیم۔" لائف اسکچز، 196۔

خدا افراتفری کا خالق نہیں، اور اس حقیقت کی ایک بنیاد یہ ہے کہ بائبل کا ہر نبی اسی نبوتی سلسلے کی نشان دہی کرتا ہے۔ وہ سب اس سلسلے میں بالکل یکساں واقعات نہیں دیکھتے، لیکن دنیا کے آخر میں واقعات کا سلسلہ ہمیشہ وہی ہوتا ہے۔ یہ وہ واقعات ہیں جو مہلت کے اختتام تک لے جاتے ہیں، اور اس کے بعد سات آخری بلاہیں آتی ہیں جو آخر کار مسیح کی دوسری آمد پر ختم ہوتی ہیں۔ کسی نبی کا بیان یہ اس تاریخی سلسلے میں خدا کے وفادار لوگوں کے بارے میں ہو سکتا ہے، مگر کسی اور نبی کی گواہی خدا کے نافرمان لوگوں، یا ریاستہائے متحدہ امریکہ، ویٹیکن، اقوام متحدہ، زمین کے تاجروں یا اسلام کے بارے میں ہو سکتی ہے، لیکن سلسلہ ہمیشہ ایک ہی ہوتا ہے۔

ملاکی کا ایلیاہ والا پیغام، مکاشفہ کے باب ایک، چودہ اور اٹھارہ میں پیش کیے گئے پیغامات، اور دانئیل کے باب گیارہ اور بارہ کا پیغام سب ایک ہی پیغام ہیں۔ یہ سب ایک ہی تاریخی سلسلے کا حصہ ہیں، مگر ہر ایک کی اس کہانی میں اپنی خاص شراکت ہے۔

اس خاص پیغام کے بارے میں جو بات تقریباً عالمگیر طور پر غلط سمجھی جاتی ہے وہ یہ حقیقت ہے کہ یہ صرف انسانی مہلت کے خاتمے سے عین پہلے خدا کی قوم پر ظاہر کیا جاتا ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ خاص پیغام ہمیشہ قریب الوقوع اختتام مہلت سے خبردار کرتا ہے، ہم بائبل میں اختتام مہلت کی شاید سب سے واضح مثال پر غور کریں گے۔

جوے انصاف ہے وہ ہے انصاف ہی رہے؛ اور جو پلید ہے وہ پلید ہی رہے؛ اور جو راستباز ہے وہ راستباز ہی رہے؛ اور جو مقدس ہے وہ مقدس ہی رہے۔ مکاشفہ 22:11

اس سے پہلے کہ مہلت کے زمانے کے خاتمے کا اعلان آسمانی مقدس میں آیت گیارہ کے الفاظ کے ساتھ کیا جائے، مکاشفہ کی کتاب سے ایک خاص تنبیہی نبوی پیغام ہونا ہے جس کی مہر خدا کے خادموں کے لیے کھول دی جائے گی۔

اور اُس نے مجھ سے کہا، اس کتاب کی نبوت کے اقوال پر مہر نہ لگاؤ، کیونکہ وقت قریب ہے۔ جو ناانصاف ہے وہ ناانصاف ہی رہے؛ اور جو ناپاک ہے وہ ناپاک ہی رہے؛ اور جو راستباز ہے وہ راستباز ہی رہے؛ اور جو مقدس ہے وہ مقدس ہی رہے۔ مکاشفہ 22:10، 11۔

سات آخری آفتوں سے عین پہلے خدا کے لوگ ایک خاص نبوتی پیغام کو پہچانیں گے۔ جب وہ "وقت نزدیک" ہوگا تو "اس کتاب کی پیشین گوئی" (یعنی مکاشفہ کی پیشین گوئی) جو مہر بند کی گئی ہے، کھول دی جائے گی۔ کتاب مکاشفہ میں مہر بند کی گئی واحد پیشین گوئی سات گرجوں کی پیشین گوئی ہے۔

اور میں نے ایک اور طاقتور فرشتہ کو آسمان سے اترتے دیکھا جو بادل اوڑھے ہوئے تھا، اور اس کے سر پر قوس قزح تھی، اور اس کا چہرہ گویا سورج تھا، اور اس کے پاؤں آگ کے ستونوں کی مانند تھے۔ اور اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی کھلی کتاب تھی، اور اس نے اپنا دہنا پاؤں سمندر پر اور بایاں پاؤں زمین پر رکھا، اور بلند آواز سے پکارا جیسے شیر دھاڑتا ہے، اور جب وہ پکارا تو سات گرجوں نے اپنی آوازیں نکالیں۔ اور جب سات گرجوں نے اپنی آوازیں نکالیں تو میں لکھنے ہی والا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی جو مجھ سے کہتی تھی کہ جو باتیں سات گرجوں نے کہیں انہیں مہر بند کر دے اور انہیں نہ لکھ۔ مکاشفہ 4-10:1۔

انسانی آزمائش کی مہلت کے ختم ہونے سے ذرا پہلے، جب 'وقت نزدیک ہے'، ایک خاص بائبل کی سچائی کی مہر کشائی ہوگی، جو 'وہ باتیں جو عنقریب واقع ہونے والی ہیں' کی نشان دہی کرے گی۔ مکاشفہ باب دس کا طاقتور فرشتہ یسوع مسیح ہے، جو شیر کی مانند دھاڑا۔

"وہ طاقتور فرشتہ جس نے یوحنا کو ہدایت دی، کوئی اور نہیں بلکہ یسوع مسیح تھے۔ سمندر پر اپنا دایاں پاؤں اور خشک زمین پر باپاں رکھنا اس کردار کو ظاہر کرتا ہے جو وہ شیطان کے ساتھ عظیم کشمکش کے اختتامی مناظر میں ادا کر رہا ہے۔ یہ حالت پوری زمین پر اس کی اعلیٰ قدرت اور اختیار کی نشاندہی کرتی ہے۔ یہ کشمکش زمانہ بہ زمانہ زیادہ مضبوط اور زیادہ پر عزم ہوتی گئی ہے، اور ایسا ہی جاری رہے گی، یہاں تک کہ وہ اختتامی مناظر آجائیں جب تاریکی کی قوتوں کی ماہرانہ کارفرمائی اپنی انتہا کو پہنچ جائے گی۔ شیطان، بدکار آدمیوں کے ساتھ متحد ہو کر، تمام دنیا اور ان کلیساؤں کو فریب دے گا جو سچائی کی محبت قبول نہیں کرتیں۔ لیکن وہ طاقتور فرشتہ توجہ کا مطالبہ کرتا ہے۔ وہ بلند آواز سے پکارتا ہے۔ وہ اپنی آواز کی قوت اور اختیار ان کو دکھانے والا ہے جنہوں نے سچائی کی مخالفت کے لیے شیطان کے ساتھ اتحاد کیا ہے۔" سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ بائبل کمٹری، جلد 7، 971۔

آخر میں وہ "کلیسیائیں" جنہیں "شیطان" فریب دیتا ہے، اس لیے فریب کھاتی ہیں کہ انہوں نے "سچائی" کی محبت قبول نہ کی۔ "سچائی" کا لفظ، دوسرے تہسلنیکوں کی اُس عبارت میں جس کا سسٹر وائٹ نے ابھی حوالہ دیا ہے، بنیادی یونانی لفظ ہے جو اُس عبرانی لفظ سے ماخوذ ہے جس کا ترجمہ "سچائی" کیا گیا ہے، جو تین عبرانی حروف پر مشتمل ہے اور الفا اور اومیگا کی نمائندگی کرتا ہے۔ کیا کوئی بائبل ثبوت موجود ہے کہ قاعدہ اولین ذکر سے مربوط وہ سچائی، جو مسیح کے کردار کی ایک صفت کی نمائندگی کرتی ہے، وہی سچائی ہے جسے رد کیا جاتا ہے اور نتیجتاً سخت گمراہی پیدا ہوتی ہے؟

اب اے بھائیو، ہم تم سے التجا کرتے ہیں ہمارے خداوند یسوع مسیح کے آنے کے وسیلے سے، اور اس کے حضور ہمارے جمع ہونے کے وسیلے سے، کہ تم جلدی اپنے ذہن میں متزلزل نہ ہو اور نہ گھبراؤ، نہ روح کی طرف سے، نہ کلام کی طرف سے، نہ گویا ہماری طرف سے کسی خط کے ذریعے، گویا کہ مسیح کا دن آہنچا ہے۔ کوئی تمہیں کسی طرح فریب نہ دے، کیونکہ وہ دن نہ آئے گا جب تک پہلے ارتداد نہ ہو جائے اور گناہ کا آدمی، ہلاکت کا فرزند، ظاہر نہ ہو؛ جو مخالفت کرتا ہے اور اپنے آپ کو ہر اس چیز سے جو خدا کہلاتی ہے یا جس کی عبادت کی جاتی ہے بلند کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ خدا کے پیکل میں بیٹھ کر اپنے آپ کو خدا ظاہر کرتا ہے۔ کیا تمہیں یاد نہیں کہ جب میں ابھی تک تمہارے ساتھ تھا تو میں نے تمہیں یہ باتیں بتائی تھیں؟ اور اب تم جانتے ہو کہ وہ کون سی چیز ہے جو اسے روکے ہوئے تاکہ وہ اپنے وقت پر ظاہر ہو۔ کیونکہ بے دینی کا راز تو ابھی سے کام کر رہا ہے؛ لیکن جو اب روکے ہوئے ہے وہ اس وقت تک روکے رہے گا جب تک وہ راہ سے ہٹا نہ دیا جائے۔ اور تب وہ شریر ظاہر ہوگا جسے خداوند اپنے منہ کی پھونک سے نیست و نابود کرے گا اور اپنے آنے کی چمک سے ہلاک کر دے گا؛ وہی جس کا آنا شیطان کے اثر کے مطابق ہے، ہر طرح کی قدرت اور نشانوں اور جھوٹے عجائبات کے ساتھ، اور ہلاک ہونے والوں میں ناراستی کے ہر طرح کے فریب کے ساتھ، اس لیے کہ انہوں نے نجات پانے کے لیے حق کی محبت قبول نہ کی۔ اور اسی سبب سے خدا ان پر زور اور گمراہی بھیجے گا تاکہ وہ جھوٹ پر ایمان لائیں، تاکہ وہ سب جو حق پر ایمان نہ لائے بلکہ ناراستی میں خوش ہوئے، مجرم ٹھہرائے جائیں۔ 2 تہسلنیکوں 12:2-1

تسالونیکوں کے نام خط کا یہ حصہ حقوق کی تختیوں میں اکثر زیر بحث آچکا ہے، لہذا اس موقع پر ہم صرف ایک مختصر تبصرہ کریں گے۔ جسے بہن وائٹ "شیطان کا حیرت انگیز کارنامہ" کہتی ہیں، وہی پولس کے الفاظ میں "شیطان کی کارفرمائی، ہر طرح کی قدرت اور نشانوں اور جھوٹے عجائبات کے ساتھ" ہے۔ وہ گمراہ کن کام جس کی نشاندہی بہن وائٹ اور پولس کرتے ہیں، ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اتوار کے قانون سے شروع ہوتا ہے۔

"خدا کے قانون کی خلاف ورزی میں پائپٹ کے ادارے کو نافذ کرنے والے فرمان کے ذریعے ہماری قوم راستبازی سے مکمل طور پر قطع تعلق کر لے گی۔ جب پروٹسٹنٹ ازم خلیج کے پار اپنا ہاتھ بڑھا کر رومی قوت کا ہاتھ تھامے گی، جب وہ کھائی کے پار ہاتھ بڑھا کر روح پرستی سے ہاتھ ملائے گی، جب اس سے گانہ اتحاد کے زیر اثر ہماری مملکت بطور پروٹسٹنٹ اور جمہوری حکومت اپنے دستور

کے ہر اصول کو رد کر دے گی اور پاپائی جھوٹ اور فریب کے فروغ کے لیے انتظام کرے گی، تو ہم جان لیں گے کہ شیطان کے حیرت انگیز کام کرنے کا وقت آ پہنچا ہے اور خاتمہ قریب ہے۔" گواہیاں، جلد 5، صفحہ 451۔

تسالونیکوں کے اس حصے میں جس پر ہم غور کر رہے ہیں، پولس دنیا کے خاتمے پر پوپ کی شناخت چار مختلف اصطلاحات سے کرتا ہے۔ پوپ 'گناہ کا آدمی' ہے، وہ 'ہلاکت کا بیٹا' ہے، وہ 'بدی کا بھید' ہے اور 'وہ شریر' ہے۔ پولس ان چار ناموں کے علاوہ پوپ کی چند اور خصوصیات بھی بیان کرتا ہے، کیونکہ وہ ہمیں بتاتا ہے کہ پوپ (جو پولس کے زمانے کے لحاظ سے ابھی آنے والا تھا) اپنے وقت پر ظاہر ہوگا۔

پوپ "اپنے وقت میں ظاہر کیا جائے گا"؛ اور سب سے واضح بائبل شہادت — اگرچہ یہ ہرگز واحد بائبل حقیقت نہیں — یعنی یہ سب سے واضح بائبل حقیقت کہ رومی کلیسیا کا پوپ بائبل نبوت کا ضدِ مسیح ہے، بائبل میں سات مختلف اور براہ راست حوالوں سے قائم کی گئی ہے جو اس "وقت" کی نشاندہی کرتے ہیں جب پاپائیت زمین پر غلبہ پائے گی، وہی "وقت" جسے انسان عہدِ تاریکی کہتا ہے۔ بائبل پاپائیت کو اس طرح آشکار کرتی ہے کہ وہ بار بار اس "وقت" کی عین مدت — 538 سے 1798 تک — کی نشاندہی کرتی ہے جس میں پاپائیت دنیا پر حکومت کرے گی۔ پولس نے کہا تھا کہ وہ اپنے وقت میں ظاہر کیا جائے گا۔

پولس یہ بھی بیان کرتا ہے کہ وہ پوپ ہی ہے جو "ہر اُس چیز کی مخالفت کرتا اور اپنے آپ کو اُس سے بلند کرتا ہے جو خدا کہلاتی ہے یا جس کی عبادت کی جاتی ہے؛ یہاں تک کہ وہ گویا خدا بن کر خدا کی پیکل میں بیٹھتا ہے، اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ خدا ہے۔" یہ بات، دوسری باتوں کے علاوہ، اس امر کی نشان دہی کرتی ہے کہ بائبل کی نبوت میں مخالفِ مسیح ایک مذہبی علامت ہے۔ وہ نہ ہٹلری، نہ سکندر اعظم۔ اس سے پوپ کی شناخت مزید متعین ہو جاتی ہے، کیونکہ وہ محض ایک مذہبی جابر نہیں، بلکہ ایسا مذہبی جابر ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ خدا کی پیکل کے اندر ہے۔ مخالفِ مسیح یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ مسیحی کلیسیا کے اندر متمکن ہے۔

پولس اور دانیال کے مطابق، جب پوپ اپنی دعویٰ کردہ مسیحی کلیسیا میں ہوتا ہے تو وہ شیطان کی اُس خصلت کا مظاہرہ کرتا ہے جس نے یہ چاہا تھا کہ وہ خدا کے تخت پر بیٹھے اور سب چیزوں سے بلند ہو۔ میں پولس اور دانیال کا ذکر اس لیے کرتا ہوں کہ زیادہ تر بائبل مفسرین تسلیم کرتے ہیں کہ جب پولس یہ واضح کرتا ہے کہ پوپ کی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ مکمل طور پر خودپرست ہے، تو پولس محض دانیال کے باب گیارہ میں پوپ کی دی ہوئی تفصیل ہی سے اقتباس کر رہا تھا، جہاں دانیال لکھتا ہے:

اور بادشاہ اپنی مرضی کے موافق کرے گا؛ اور وہ اپنے آپ کو سرفراز کرے گا اور ہر ایک الہ سے بڑھ کر اپنے آپ کو عظیم کرے گا، اور الہوں کے خدا کے خلاف عجیب باتیں کہے گا، اور جب تک غضب پورا نہ ہو جائے کامیاب رہے گا؛ کیونکہ جو مقرر کیا گیا ہے وہ کیا جائے گا۔ دانی ایل 11:36۔

جب پولس پوپ کے خودپسندانہ مزاج پر بات کرتا ہے، تو وہ دانی ایل کی آیت کو اپنے الفاظ میں بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہی پوپ ہے جو "مخالفت کرتا ہے اور اپنے آپ کو ہر اس چیز سے بلند کرتا ہے جسے خدا کہا جاتا ہے، یا جس کی عبادت کی جاتی ہے؛ یہاں تک کہ وہ خدا کی مانند خدا کے پیکل میں بیٹھتا ہے، اپنے آپ کو خدا ظاہر کرتا ہے۔" دانی ایل کی وہ آیت جو پاپائیت کے کردار کی نشاندہی کرتی ہے، اُس "وقت" کا بھی حوالہ دیتی ہے جو اس غرض سے مقرر کیا گیا تھا کہ یہ "ظاہر کرے" کہ پاپائیت "مخالفِ مسیح" تھی، اور وہ یہ بھی بتاتا ہے کہ پاپائیت "غضب پورا ہو جانے" تک "کامیاب" رہے گی۔

'غضب' 1798 میں ختم ہوا، چنانچہ دانی ایل اس آیت میں (اگرچہ یہ دانی ایل اور مکاشفہ کی کتابوں میں اُن سات براہ راست مقامات میں سے ایک نہیں جہاں 1260 سالہ تاریخ کا ذکر ہے)، پھر بھی پاپائی

اقتدار کی براہ راست نشاندہی کرتا ہے اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ اسے 1798 میں، جیسا کہ یوحنا اسے کہتا ہے، 'مہلک زخم' لگا۔ اس طرح یہ آیت پاپائی حکمرانی کے دور کے خاتمے کی نشاندہی کرتی ہے، اگرچہ حکمرانی کی مدت کی تعیین نہیں کرتی۔

اس عبارت میں پولس ایک ایسی قوت کی بھی نشاندہی کرتا ہے جو 538 میں پاپائیت کو دنیا پر حکمرانی سنبھالنے سے روکے گی، جب اس نے یہ بیان کیا کہ جن تھسلنیکیوں کو وہ لکھ رہا تھا وہ یہ خاص حقیقت پہلے ہی جانتے تھے۔ اس نے سوال اٹھایا، "کیا تمہیں یاد نہیں کہ جب میں ابھی تمہارے ساتھ تھا تو میں نے تمہیں یہ باتیں بتائی تھیں؟" وہ انہیں یاد دلاتا ہے کہ وہ پہلے ہی جانتے تھے کہ "کیا چیز روکے رکھتی ہے" (یعنی روکتی ہے) پاپائیت کو، یہاں تک کہ وہ "اپنے وقت پر ظاہر" ہو۔ وہ قوت جو پاپائیت سے پہلے تھی اور اسے دنیا پر حکمرانی سنبھالنے سے روکتی تھی، وہی قوت تھی جو اس وقت دنیا پر حکمران تھی جب پولس نے یہ خط لکھا۔ وہ بت پرست روم تھی۔ پولس نے لکھا کہ پاپائیت کو دنیا پر حکمرانی سنبھالنے کے لیے بت پرست روم کو "راستے سے ہٹا دیا جائے گا"۔

اسی فہم نے ولیم ملر کو اس نتیجے تک پہنچایا کہ کتابِ دانی ایل میں "روزانہ" کے طور پر جس قوت کی علامت دی گئی تھی وہ بت پرست روم تھی۔ ایڈونٹ ازم اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ یہ ڈھانچہ، اور یوں ولیم ملر کی تمام نبوی تفہیمات، کتابِ دانی ایل اور مکاشفہ کی ان کی سمجھ پر مبنی تھیں، اور یہ کہ یہ دونوں کتابیں دو ویران کرنے والی قوتوں یعنی بت پرست روم اور پاپائی روم پر گفتگو کرتی ہیں۔ تھسلنیکیوں کے اس مقام میں، ملر پہلے ہی یہ جانتا تھا (جیسے اس کے زمانے کے ہر پروٹسٹنٹ جانتا تھا) کہ پوپ ضدِ مسیح ہے؛ جب اس نے پہچانا کہ بت پرست روم وہ تاریخی قوت تھی جو پاپائی حکمرانی سے پہلے تھی، اور یہ کہ پولس نے بیان کیا تھا کہ پاپائیت کے زمین کے تخت پر چڑھنے سے پہلے بت پرست روم کو ہٹا دیا جانا تھا، تو اس نے اسے کتابِ دانی ایل اور "روزانہ" کے ساتھ جوڑا، جہاں تین مرتبہ اس بات کا حوالہ ہے کہ پاپائیت کے دنیا پر قابو پانے سے پہلے "روزانہ" کو "ہٹا لیا جانا" ضروری تھا۔ پولس کی گواہی نے ملر کو یہ دیکھنے کے قابل بنایا کہ بت پرست روم ہی دانی ایل کا "روزانہ" تھا، اور اس کے بعد وہ یہ پہچان سکا کہ دانی ایل کی دو ویران کرنے والی قوتیں بت پرست اور پاپائی روم تھیں۔ یہ حقیقت ملرائیٹ تحریک کی بنیاد کی نمائندگی کرتی ہے۔ ایڈونٹ ازم آج بلاشبہ ملر کے کام کو مسترد کرتا ہے، لیکن وہ پھر بھی یہ سمجھتے ہیں کہ دانی ایل میں "روزانہ" کے بارے میں ملر کی فہم کے ارتقا کا یہ جائزہ اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ جس قوت کے بارے میں پولس کہتا ہے کہ وہ پاپائی قوت کے ابھرنے کو اس کے "ہٹا دیے جانے" تک "روکے" رہی، وہ بت پرست روم ہی تھی؛ اور یہ ان موضوعات پر ملر کی فکر کا درست تجزیہ ہے۔

کتابِ دانی ایل میں 'روزانہ' کے بارے میں یہ حقیقت کہ وہ بت پرست روم کی علامت ہے، جو پاپائی روم کی بادشاہی سے پہلے تھی جسے دانی ایل نے 'اجاڑنے والی مکروہ چیز' کے طور پر پیش کیا تھا، اس بات نے ملر کو بائبل کی نبوت کی بادشاہیوں سے متعلق نبوتی زمانوں کو پہچاننے کے قابل بنا دیا؛ اور جب اس کا ذہن ان بصیرتوں پر کھلا تو اس نے حقائق کا ایک سلسلہ مرتب کیا جو ایڈونٹزم کی بنیادوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ حقائق 1843 اور 1850 کے پیشرو چارٹس کی دو تختیوں پر منقوش ہو گئے۔ یہ حقائق ایڈونٹزم کی بنیاد ہیں اور وہ 'وقت' کی شناخت پر مبنی تھے۔ بنیادیں کب رکھی گئیں، اس کی تاریخ حقوق کی تختیوں پر ایک بنیادی بحث ہے۔

حقوق کی تختیوں میں جس بات کی نشاندہی نہیں کی گئی وہ یہ ہے کہ وقت پر مبنی جو بنیادیں رکھی گئی تھیں، انہوں نے ایسا ڈھانچہ قائم کیا جو آخری نسل کو یہ سمجھنے کے لیے درکار زاویہ نظر فراہم کرتا ہے کہ کچھ سچائیاں تھیں جو بنیادوں کی حیثیت سے پیش کی گئی تھیں۔ ایک ایسی پہلی سچائی تھی جو بنیاد میں رکھا جانے والا بالکل پہلا پتھر تھی، لیکن کتابِ دانی ایل کا "روزانہ" ملر کی پہلی سچائی نہیں تھا۔ وہ سچائی جو اس بنیاد کا پہلا پتھر بننے والی تھی جسے تعمیر کرنے کے لیے ملر کو اٹھایا گیا تھا، احبار باب چھبیس کے "سات زمانے" تھے؛ لیکن "روزانہ" کی سچائی کے بغیر ملر اس

نبوتی ڈھانچے کو نہ پہچان پاتا جسے پہچاننا اُس کے لیے پہلے فرشتے کا پیغام پیش کرنے کے لیے ضروری تھا۔ اُس کا ڈھانچہ نبوت کو دو ویران کرنے والی طاقتوں کے تناظر میں رکھنا تھا۔ ملر اژدہا (بت پرست رومی سلطنت) اور حیوان (پاپائیت) کو مخاطب کر رہا تھا۔ تیسرا فرشتہ اژدہا (اقوام متحدہ)، حیوان (پاپائیت)، اور جھوٹے نبی (امریکہ) کو مخاطب کرتا ہے۔

اگر کوئی شخص میلرائٹس کی جانب سے دو مقدس پیش رو چارٹس پر پیش کی گئی وقت کی تمام پیشگوئیاں—کچھ نہیں بلکہ سب—قبول کرتا ہے، تو اسے ان سچائیوں کی ذاتی طور پر تحقیق کرنی ہوگی۔ آپ انہیں کیسے قبول کر سکتے ہیں جب آپ نے کبھی ان کا جائزہ ہی نہ لیا ہو؟ اگر بنیادی سچائیوں کی تحقیق کرنے والے لوگ ان سچائیوں کو آزمانا اپنی ذاتی ذمہ داری بنا لیں، اور بعد ازاں ان تمام سچائیوں کو قبول کر لیں، تو انہوں نے چٹان پر بنیاد رکھی ہے، ریت پر نہیں۔

جو لوگ صہیون کی دیواروں پر خدا کے نگہبان بن کر کھڑے ہیں، وہ ایسے مرد ہوں جو قوم پر آنے والے خطرات کو پہلے سے دیکھ سکیں—ایسے مرد جو حق اور باطل، راستبازی اور ناراستی کے درمیان تمیز کر سکیں۔

انتباہ آ گیا ہے: کوئی بھی ایسی چیز داخل ہونے نہ دی جائے جو اس ایمان کی بنیاد کو متزلزل کرے جس پر ہم 1842، 1843 اور 1844 میں پیغام آنے کے بعد سے تعمیر کرتے چلے آ رہے ہیں۔ میں اس پیغام میں تھا، اور تب سے میں دنیا کے سامنے، اُس روشنی کے وفادار رہا ہوں جو خدا نے ہمیں دی ہے۔ ہم یہ ارادہ نہیں رکھتے کہ ہم اپنے پاؤں اُس پلیٹ فارم سے ہٹا لیں جس پر وہ اُس وقت رکھے گئے جب ہم روز بروز خلوص دل سے دعا کرتے ہوئے، روشنی کے طالب بن کر خداوند کو ڈھونڈتے تھے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میں وہ روشنی چھوڑ سکتا ہوں جو خدا نے مجھ دی ہے؟ یہ صدیوں کی چٹان کی مانند ہے۔ جب سے یہ دی گئی ہے، یہ میری راہنمائی کرتی آئی ہے۔ ریویو اینڈ برالڈ، 14 اپریل، 1903۔

جو سننا چاہتے ہیں ان کے لیے ملرائٹوں کی تاریخ کی زمانی پیشگوئیوں کا تجزیہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان تاریخی ادوار پر نظر ڈالیں جن کی نمائندگی یہ زمانی پیشگوئیاں کرتی ہیں۔ یہ واقعات کو ایک ٹائم لائن پر نمایاں کرنے کا عمل ہے۔ جب نبوت کا ایک طالب علم تحقیق کے اس درجے تک پہنچ جاتا ہے جہاں وہ ان زمانی ادوار پر غور کرتا ہے جنہیں ملرائٹوں نے بائبل سے متعین کیا اور جن کی بعد ازاں تاریخی ریکارڈ نے تائید کی، تو وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ پہچانے کہ کسی زمانی پیشگوئی کے آغاز کی تاریخ علامتی طور پر اسی پیشگوئی کے انجام کی تاریخ کا نمونہ ہوتی ہے۔ اس زاویہ نظر کے ساتھ طالب علم کو یہ سیکھنا چاہیے کہ تاریخ دہرائی جاتی ہے۔ اور جب یہ سمجھ قائم ہو جائے تو اسے یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ یسوع انجام کو آغاز کے ذریعے واضح کرتے ہیں۔

اور اس نبوتی سلسلے سے، جو دنیا کے انجام کو "ہیکل کی تعمیر" کے طور پر پیش کرتا ہے، طالب علم کو یہ جاننا چاہیے کہ بنیاد پر تعمیر کی گئی ہیکل پر ایک آخری سنگ سر رکھا جاتا ہے۔ اسے یہ سمجھ میں آنا چاہیے کہ ہیکل کی وہ بنیاد جسے نمایاں کرنے کے لیے ملر کو استعمال کیا گیا تھا (جو یسوع مسیح کی نمائندگی کرتی ہے، کیونکہ یسوع مسیح کے سوا کوئی اور بنیاد رکھی نہیں جا سکتی)، ایک ایسی بنیاد تھی جو نبوتی وقت پر قائم تھی۔ چونکہ یسوع انجام کو ابتدا سے واضح کرتا ہے، اس لیے طالب علم کو یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ سنگ سر، یعنی ہیکل کا آخری پتھر، بنیاد کے متوازی ہونا چاہیے۔ ملر کے نزدیک ہیکل کی بنیاد نبوتی وقت تھی، مگر بنیاد بہر حال یسوع مسیح ہی تھی۔

خدا کے اُس فضل کے مطابق جو مجھ دیا گیا ہے، میں نے ایک دانا معمار کی مانند بنیاد رکھ دی ہے، اور کوئی دوسرا اس پر تعمیر کر رہا ہے۔ لیکن ہر شخص خیال رکھے کہ وہ اس پر کس طرح تعمیر کرتا ہے۔ کیونکہ اس رکھی ہوئی بنیاد کے علاوہ کوئی اور بنیاد کوئی نہیں رکھ سکتا، اور وہ بنیاد یسوع مسیح ہے۔ اول کرتھیوں ۱۰:۳، ۱۱۔

پولس اپنے کام کی شناخت اس طور پر کرتے ہیں کہ وہ ایک بیکل کی تعمیر ہے جس کی بنیاد یا آغاز انہوں نے رکھا۔ وہ غیر قوموں کے رسول تھے اور ان کے ذریعے مسیحی کلیسیا کی بنیاد رکھی گئی۔ اسی عبارت میں پولس یہ بھی بتاتے ہیں کہ ہمارے بدن روح القدس کا بیکل ہیں۔ سلیمان کا بیکل بھی ہے اور بیابان کا مقدس خیمہ اجتماع بھی، جن سب کی بنیاد کو یسوع مسیح کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ ملر کے ذریعے جو بنیاد قائم کی گئی وہ ایڈونٹ ازم کے بیکل کی تھی، اور اُس بیکل کی بنیاد یقینی طور پر یسوع مسیح ہی ہے، لیکن زیادہ خاص طور پر یہ وہ بیکل ہے جو روحانی اور نبوی مواد سے تعمیر کیا جاتا ہے۔

پس تاجی پتھر بھی یسوع مسیح ہی ہونا چاہیے، لیکن تاجی پتھر میں ایک اولین نبوتی قاعدہ بھی شامل ہونا چاہیے، کیونکہ ملر کو قواعد کا ایک مجموعہ دیا گیا تھا جس میں ملرائیٹوں کا اولین قاعدہ شامل تھا، جو 'ایک دن ایک سال' کا اصول تھا۔ اس قاعدے کے بغیر وقت کی پیشگوئی کی پہچان نہیں ہوتی اور اس طرح کوئی بنیاد باقی نہیں رہتی۔ آخر میں ایک ہم مثل ہونا لازم ہے جو یسوع مسیح (بنیاد) کی نمائندگی کرے، یعنی قواعد کے ایک مجموعے میں ایک اولین قاعدہ ہو جو مکاشفہ یسوع مسیح کو قائم کرے۔ وہ قاعدہ ظاہر ہے کہ 'پہلا ذکر' کا قاعدہ ہے، جو مسیح کے کردار کی اُس صفت کی نمائندگی کرتا ہے جو ابتدا سے انجام کی نشان دہی کرتی ہے۔

دوسری تسالونیکوں میں، جنہوں نے نجات پانے کے لیے سچائی کی محبت قبول نہ کی، انہوں نے اس سچائی کو رد کر دیا جو اس یونانی لفظ کے ذریعے ظاہر کی گئی ہے جو تین حروف سے بنے ہوئے اس عبرانی لفظ سے ماخوذ ہے جس کا عہد عتیق میں ترجمہ "سچائی" کیا گیا ہے۔ وہ گروہ جسے زور اور گمراہی ملتی ہے—کیونکہ انہوں نے جھوٹ پر یقین کیا—انہوں نے قدیم راستوں کی طرف لوٹنے سے انکار کیا، یعنی ایڈونٹزم کی وہ بنیادیں جو دو مقدس چارٹوں پر نمایاں کی گئی ہیں۔ پس، وہ عبارت جس پر ہم کچھ عرصے سے غور کر رہے ہیں، یوں کہتی ہے:

"وہ طاقتور فرشتہ جس نے یوحنا کو ہدایت دی، کوئی اور نہیں بلکہ یسوع مسیح تھے۔ سمندر پر اپنا دایاں پاؤں اور خشک زمین پر باپاں رکھنا اس کردار کو ظاہر کرتا ہے جو وہ شیطان کے ساتھ عظیم کشمکش کے اختتامی مناظر میں ادا کر رہا ہے۔ یہ حالت پوری زمین پر اس کی اعلیٰ قدرت اور اختیار کی نشاندہی کرتی ہے۔ یہ کشمکش زمانہ بہ زمانہ زیادہ مضبوط اور زیادہ پر عزم ہوتی گئی ہے، اور ایسا ہی جاری رہے گی، یہاں تک کہ وہ اختتامی مناظر آجائیں جب تاریکی کی قوتوں کی ماہرانہ کارفرمائی اپنی انتہا کو پہنچ جائے گی۔ شیطان، بدکار آدمیوں کے ساتھ متحد ہو کر، تمام دنیا اور اُن کلیساؤں کو فریب دے گا جو سچائی کی محبت قبول نہیں کرتیں۔ لیکن وہ طاقتور فرشتہ توجہ کا مطالبہ کرتا ہے۔ وہ بلند آواز سے پکارتا ہے۔ وہ اپنی آواز کی قوت اور اختیار اُن کو دکھانے والا ہے جنہوں نے سچائی کی مخالفت کے لیے شیطان کے ساتھ اتحاد کیا ہے۔" سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ بائبل کمنٹری، جلد 7، 971۔

اس پچھلے اقتباس میں "وہ کلیسائیں جنہوں نے محبت حق قبول نہ کی" دانی ایل اور متی کی شریں اور نادان کنواریاں ہیں جن کے بارے میں عاموس 8:12 بیان کرتا ہے کہ وہ جب بہت دیر ہو چکی ہوگی تب خدا کے آخری انتباہی پیغام کو تلاش کرنا شروع کریں گی۔ تب تک بہت دیر ہو چکی ہوگی، کیونکہ انہوں نے ایڈونٹ ازم کی بنیادوں کے بارے میں ایک جھوٹ پر یقین کر لیا تھا۔ ایڈونٹ ازم نے پہلی بار اس جھوٹ کو 1863 میں قبول کرنا شروع کیا، اور اس کے بعد سے معاملہ مسلسل بگڑتا چلا گیا۔

میرے خیال میں میں جو لکھنے جا رہا ہوں وہ بالکل ذاتی ہے، لیکن 1863 کے بعد ایڈونٹسٹ تحریک میں کون سی نئی نبوتی روشنی متعارف کرائی گئی؟ ایلن وانٹ نے جونز اور ویگنر کے 1888 کے پیغام کے بارے میں کہا کہ وہ وہی پیغام تھا جو وہ برسوں سے پیش کرتی آ رہی تھیں۔ ان کا پیغام 1888 میں ایڈونٹسٹ تحریک کے لیے شاید نیا اور چونکا دینے والا محسوس ہوا ہو، لیکن وہ نیا پن اور وہ چونک کسی نئے پیغام سے پیدا نہیں ہوئی تھی بلکہ اس اندھا پن کی وجہ سے تھی جو 1863 سے خدا کے لوگوں

پر چھاتا جا رہا تھا۔

ایلن وائٹ نے 1863 سے پہلے ایڈونٹسٹ ازم کو لودیکیائی حالت میں قرار دیا تھا، لہذا 1863 سے پہلے ہی لودیکیہ کی نابینائی ایڈونٹسٹ ازم پر سرایت کر رہی تھی، لیکن 1863 میں کلیسیا نے احبار باب چھبیس کے 'سات زمانے' کے بارے میں سچائی کو باضابطہ طور پر ایک طرف رکھ دیا، جو کہ وہ پہلی 'وقت کی نبوت' تھی جسے ملر نے دریافت کیا تھا۔ 1863 کے بعد سے ایڈونٹسٹ ازم میں کوئی نبوتی روشنی سامنے نہیں آئی! کیا بدل گیا؟

بیکل کی بنیاد کا وہ بالکل پہلا پتھر، جو نبوتی وقت پر استوار تھا اور یسوع مسیح کی نمائندگی کرتا تھا، ایڈونٹسٹ تحریک نے 1863 میں ایک طرف رکھ دیا۔ وہ پہلا پتھر جو میلر نے بیکل کی بنیاد میں رکھا تھا—جو وقت پر مبنی تھا جیسا کہ دانی ایل میں مسیح نے پیش کیا، اور جنہوں نے اپنے آپ کو پلمونی یعنی "عجیب شمار کرنے والا" کے طور پر ظاہر کیا—اسے رد کر کے ایک طرف رکھ دیا گیا۔ وہ بالکل پہلا پتھر جو میلر نے دریافت کیا...

رد کیے گئے پتھر کی پیشین گوئی کا حوالہ دیتے ہوئے، مسیح نے اسرائیل کی تاریخ کے ایک حقیقی واقعے کی طرف اشارہ کیا۔ یہ واقعہ پہلے بیکل کی تعمیر سے متعلق تھا۔ اگرچہ اس کا ایک خاص اطلاق مسیح کی پہلی آمد کے وقت تھا، اور اسے یہودیوں پر خاص طور پر اثر کرنا چاہیے تھا، مگر اس میں ہمارے لیے بھی سبق ہے۔ جب بیکل سلیمانی تعمیر کیا گیا، تو دیواروں اور بنیاد کے لیے عظیم الجثہ پتھر مکمل طور پر کان ہی میں تیار کیے گئے؛ جب انہیں مقام تعمیر پر لایا گیا تو ان پر کوئی اوزار استعمال نہیں کیا جانا تھا؛ کاریگروں کو بس انہیں اپنی جگہ پر رکھنا تھا۔ بنیاد میں استعمال کے لیے ایک غیر معمولی جسامت اور مخصوص شکل کا پتھر لایا گیا؛ مگر کاریگر اس کے لیے کوئی جگہ نہ پا سکے اور اسے قبول نہ کیا۔ وہ بے کار ان کی راہ میں پڑا رہتا تو ان کے لیے الجھن کا باعث تھا۔ مدتوں وہ پتھر رد شدہ ہی رہا۔ لیکن جب معمار سنگ زاویہ رکھنے لگے تو انہوں نے طویل عرصہ تک ایسا پتھر تلاش کیا جو کافی جسامت اور مضبوطی رکھتا ہو، اور مناسب شکل کا ہو، تاکہ اسی مخصوص جگہ پر رکھا جا سکے اور اس عظیم وزن کو سنبھال سکے جو اس پر پڑنے والا تھا۔ اگر وہ اس اہم جگہ کے لیے غیر دانشمندانہ انتخاب کرتے تو پوری عمارت کی سلامتی خطرے میں پڑ جاتی۔ انہیں ایسا پتھر ڈھونڈنا تھا جو سورج، پالا اور طوفان کے اثرات کا مقابلہ کر سکے۔ مختلف اوقات میں کئی پتھر چنے گئے، مگر بے انتہا وزن کے دباؤ میں وہ ریزہ ریزہ ہو گئے۔ بعض اچانک فضائی تبدیلیوں کی کسوٹی پر پورے نہ اترے۔ آخر کار اسی مدتوں رد کیے گئے پتھر کی طرف توجہ دلائی گئی۔ وہ ہوا، دھوپ اور طوفان کے سامنے پڑا رہا تھا، مگر اس میں ذرا سی بھی دراڑ ظاہر نہ ہوئی۔ معماروں نے اس پتھر کا معائنہ کیا۔ اس نے ایک کے سوا ہر آزمائش برداشت کر لی تھی۔ اگر وہ سخت دباؤ کی آزمائش بھی برداشت کر لیتا، تو انہوں نے اسے سنگ زاویہ کے طور پر قبول کرنے کا فیصلہ کیا۔ آزمائش کی گئی۔ پتھر قبول کیا گیا، اسے اس کی مقررہ جگہ پر لایا گیا، اور وہ بالکل مطابق نکلا۔ نبوی رویا میں یسعیاہ کو دکھایا گیا کہ یہ پتھر مسیح کی علامت ہے۔ وہ کہتا ہے:

'رب الافواج ہی کو مقدس جانو؛ اور وہی تمہارا خوف ٹھہرے، اور وہی تمہاری ہیبت ہو۔ اور وہ تمہارے لیے پناہ گاہ ہوگا؛ لیکن اسرائیل کے دونوں گھرانوں کے لیے ٹھوکر کا پتھر اور ٹھوکر کی چٹان ہوگا، اور یروشلم کے باشندوں کے لیے دام اور پھندہ۔ اور ان میں سے بہتیرے ٹھوکر کھائیں گے، اور گر پڑیں گے، اور ٹوٹ جائیں گے، اور پھنسیں گے، اور گرفتار کیے جائیں گے۔' نبوی رویا میں پہلی آمد تک لے جائے جانے پر نبی کو دکھایا گیا کہ مسیح کو ایسی آزمائشیں اور امتحانات برداشت کرنے ہیں جن کی علامت سلیمان کے بیکل میں کونے کے سرے کے پتھر کے ساتھ کیے گئے سلوک میں پائی جاتی تھی۔ 'پس خداوند خدا یوں فرماتا ہے، دیکھو، میں صیون میں بنیاد کے لیے ایک پتھر رکھتا ہوں، آزمودہ پتھر، قیمتی کونے کا پتھر، مضبوط بنیاد؛ جو ایمان رکھتا ہے وہ جلدی نہ کرے گا۔' اشعیا 28:16؛ 15-8:13

اپنی لامحدود حکمت میں خدا نے سنگِ بنیاد چٹا اور اسے خود رکھا۔ اس نے اسے 'پختہ بنیاد' کہا۔ ساری دنیا اپنے بوجھ اور غم اس پر رکھ سکتی ہے؛ یہ ان سب کو برداشت کر سکتی ہے۔ پوری سلامتی کے ساتھ وہ اس پر تعمیر کر سکتے ہیں۔ مسیح 'سنگِ آزمودہ' ہے۔ جو اس پر بھروسہ کرتے ہیں، وہ انہیں کبھی مایوس نہیں کرتا۔ اس نے ہر آزمائش برداشت کی ہے۔ اس نے آدم کے گناہ کا بوجھ اور اس کی نسل کے گناہ کا دباؤ سہا، اور بدی کی قوتوں پر نہ صرف غالب آیا بلکہ عظیم الشان فتح پائی۔ ہر توبہ کرنے والے گنہگار کے ڈالے ہوئے بوجھ اس نے اٹھائے ہیں۔ مسیح میں مجرم دل نے راحت پائی ہے۔ وہ پختہ بنیاد ہے۔ جتنے لوگ اسے اپنا سہارا بناتے ہیں، وہ کامل سلامتی میں قرار پاتے ہیں۔

اشعیاء کی پیشین گوئی میں، مسیح کو ایک محکم بنیاد اور ٹھوکر کا پتھر، دونوں قرار دیا گیا ہے۔ رسول پطرس، روح القدس کے الہام سے لکھتے ہوئے، واضح طور پر دکھاتا ہے کہ مسیح کس کے لیے بنیاد کا پتھر ہے اور کس کے لیے ٹھوکر کی چٹان:

'اگر تم نے چکھا ہے کہ خداوند مہربان ہے۔ جس کے پاس تم آتے ہو، یعنی اُس زندہ پتھر کے پاس، جو آدمیوں کی طرف سے تو رد کیا گیا، لیکن خدا کے نزدیک برگزیدہ اور قیمتی ہے؛ تم بھی، زندہ پتھروں کی طرح، ایک روحانی گھر کے طور پر تعمیر کیے جا رہے ہو، ایک مقدس کہانت، تاکہ روحانی قربانیاں چڑھاؤ جو یسوع مسیح کے وسیلہ سے خدا کو مقبول ہوں۔ اسی لیے صحیفہ میں بھی لکھا ہے: دیکھو، میں صیون میں ایک اہم، برگزیدہ اور قیمتی سنگِ زاویہ رکھتا ہوں؛ اور جو اُس پر ایمان لائے گا وہ شرمندہ نہ ہوگا۔ پس تم جو ایمان رکھتے ہو، تمہارے لیے وہ قیمتی ہے؛ لیکن جو نافرمان ہیں، اُن کے لیے وہی پتھر جیسے معماروں نے رد کیا تھا، سر زاویہ ٹھہرایا گیا ہے، اور ٹھوکر کا پتھر اور ٹھیس لگنے کی چٹان ہو گیا ہے، یعنی اُن کے لیے جو کلام پر ٹھوکر کھاتے ہیں کیونکہ وہ نافرمان ہیں۔' اول پطرس 2:3-8۔

ایمان رکھنے والوں کے لیے مسیح ایک یقینی اور مضبوط بنیاد ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو چٹان پر گرتے ہیں اور ٹوٹ جاتے ہیں۔ یہاں مسیح کے حضور سپردگی اور اُن پر ایمان کی نمائندگی کی گئی ہے۔ چٹان پر گر کر ٹوٹ جانا یہ ہے کہ ہم اپنی خود راستبازی ترک کریں، اور بچے کی سی فروتنی کے ساتھ مسیح کے پاس جائیں، اپنے گناہوں پر توبہ کریں، اور اُس کی بخشش والی محبت پر ایمان لائیں۔ اور اسی طرح ایمان اور اطاعت کے ذریعے ہی ہم مسیح کو اپنی بنیاد بنا کر اسی پر تعمیر کرتے ہیں۔

اس زندہ پتھر پر یہودی اور غیر یہودی یکساں طور پر تعمیر کر سکتے ہیں۔ یہ واحد بنیاد ہے جس پر ہم اطمینان کے ساتھ تعمیر کر سکتے ہیں۔ یہ سب کے لیے کافی وسیع ہے، اور اتنی مضبوط کہ سارے جہان کے وزن اور بوجھ کو سنبھال سکے۔ اور مسیح، یعنی زندہ پتھر، سے وابستگی کے سبب اس بنیاد پر تعمیر کرنے والے سب زندہ پتھر بن جاتے ہیں۔ بہت سے لوگ اپنی ہی کوششوں سے تراشے، صیقل کیے اور آراستہ کیے جاتے ہیں؛ مگر وہ "زندہ پتھر" نہیں بن سکتے، کیونکہ ان کی مسیح سے وابستگی نہیں۔ اس وابستگی کے بغیر کوئی انسان نجات نہیں پا سکتا۔ ہم میں مسیح کی زندگی کے بغیر ہم آزمائش کے طوفانوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہماری ابدی سلامتی کا انحصار اس پر ہے کہ ہم پختہ بنیاد پر تعمیر کریں۔ آج بے شمار لوگ ایسی بنیادوں پر تعمیر کر رہے ہیں جنہیں آزما یا نہیں گیا۔ جب بارش برسے، طوفان بپھرے، اور سیلاب آئیں، تو ان کا گھر گر پڑے گا، کیونکہ وہ ابدی چٹان، کونے کا سر زاویہ، مسیح یسوع، پر قائم نہیں۔

'جو نافرمانی کر کے کلام پر ٹھوکر کھاتے ہیں، اُن کے لیے مسیح ٹھوکر کی چٹان ہے۔ لیکن 'جس پتھر کو معماروں نے رد کیا تھا، وہی کونے کا سیرا ٹھہرا۔' رد کیے گئے پتھر کی مانند، مسیح نے اپنی زمینی خدمت میں بے اعتنائی اور توہین و ستم برداشت کیا تھا۔ وہ 'آدمیوں کی طرف سے حقیر اور مردود تھا؛ غم کا آدمی اور رنج سے واقف ... وہ حقیر سمجھا گیا اور ہم نے اُس کی کچھ قدر نہ جانی۔' اشعیاء 53:3۔ لیکن وہ وقت نزدیک تھا جب وہ جلال پائے گا۔ مردوں میں سے جی اُٹھنے کے

وسیلے سے وہ 'قدرت کے ساتھ خدا کا بیٹا' ٹھہرایا جائے گا۔ رومیوں 1:4۔ اپنے دوسرے آنے پر وہ آسمان و زمین کا خداوند ظاہر ہوگا۔ جو لوگ اب اسے مصلوب کرنے والے تھے وہ اس کی بزرگی کو پہچانیں گے۔ تمام کائنات کے سامنے وہ رد کیا ہوا پتھر کونے کا سیرا بن جائے گا۔

اور جس پر وہ گرے گا، اُسے پیس کر چورا کر دے گا۔ جن لوگوں نے مسیح کو رد کیا، وہ جلد اپنے شہر اور اپنی قوم کی تباہی دیکھنے والے تھے۔ ان کی شان ٹوٹ جاتی اور ہوا کے رخ پر غبار کی مانند بکھر جاتی۔ اور وہ کیا تھا جس نے یہودیوں کو تباہ کیا؟ وہی چٹان تھی کہ اگر وہ اس پر تعمیر کرتے تو ان کی سلامتی کا باعث بنتی۔ وہ خدا کی نیکی تھی جس کی بے قدری کی گئی، راستبازی جیسے ٹھکرایا گیا، رحمت جیسے ہلکا سمجھا گیا۔ لوگ خدا کے مقابل آکھڑے ہوئے، اور جو کچھ ان کی نجات کا باعث ہونا تھا وہی ان کی ہلاکت بن گیا۔ جو کچھ خدا نے زندگی کے لیے مقرر کیا تھا، وہ ان کے لیے موت ثابت ہوا۔ یہودیوں کے مسیح کو مصلوب کرنے ہی میں یروشلم کی تباہی مضمحل تھی۔ کلوری پر بہایا گیا خون وہ بوجھ تھا جس نے انہیں اس دنیا اور آنے والی دنیا دونوں میں تباہی میں ڈبو دیا۔ اسی طرح عظیم آخری دن میں ہوگا، جب خدا کے فضل کو ٹھکرانے والوں پر عدالت نازل ہوگی۔ مسیح، جو ان کے لیے ٹھوکر کی چٹان تھا، اس وقت ان پر انتقام لینے والے پہاڑ کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ اس کے چہرے کا جلال، جو راستبازوں کے لیے زندگی ہے، شریروں کے لیے بھسم کر دینے والی آگ ہوگا۔ محبت کو رد کرنے اور فضل کو حقیر جاننے کے باعث، گنہگار ہلاک ہوگا۔

بہت سی مثالوں اور بار بار کی تنبیہوں کے ذریعے، یسوع نے دکھایا کہ خدا کے بیٹے کو رد کرنے کا یہودیوں کے لیے کیا انجام ہوگا۔ ان الفاظ میں وہ ہر زمانے کے ان سب لوگوں کو مخاطب کر رہے تھے جو اسے اپنے نجات دہندہ کے طور پر قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ ہر تنبیہ انہی کے لیے ہے۔ بے حرمتی کی گئی پیکل، نافرمان بیٹا، بدکار باغبان، اور تحقیر کرنے والے معمار—ان کی نظیر ہر گناہگار کے تجربے میں ملتی ہے۔ اگر وہ توبہ نہ کرے تو وہی انجام اس کا ہوگا جس کی انہوں نے پیشگی خبر دی تھی۔ Desire of Ages, 597-600.

ہم اسے اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔